تحریر نمبر:۱۷

بسم اللہ،الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

انفاق فی سبیل اللہ (نفاق کا علاج)

دین میں مال کو مطلقاً فتنہ قرار نہیں دیا گیا ، بلکہ شدتِ حرص وہوس، مال کا ناجائز حصول اور اسکا غلط استعمال، مال میں بخل کرنا، انفاق نہ کرنا.... ممنوع قرار دیا گیا ہے۔اسباب کی اس دنیا میں جینے کیلئے 'مال' کی بہت اہمیت ہے۔دین ہو یا دنیا ،زندگی کا پہیہ چلنے میں مال کی بہت ضرورت ہے۔اسی لئے خالق کائنات نے انسانی ہمدردی اور اشاعتِ دین کیلئے انفاق کا بڑی شدومد سے تقاضا کیا ہے۔

حقیقی ایمان اگر نصیب ہو جائے تو انسان انفاق کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔اللہ کی محبت انسان کو انفاق فی سبیل اللہ کیلئے بے چین کردیتی ہے۔انسان میں یہ شدید خواہش پیدا ہوجاتی ہے کہ اسکا مال اسکے خالق کیلئے نکلتا رہے۔یہی وہ چیز ہے جس سے ایمان بنتا ہے۔نہ صرف قربِ الٰہی بلکہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بچنے کیلئے بھی انفاق فی سبیل اللہ ناگزیر ہے۔اگر کسی میں راہ خدا میں مال خرچ کرنے کا جذبہ نہیں تو وہ خیر سے بہت دور ہے۔اگر بخیلی اور کنجوسی کی بیماری سے نجات مل جائے اور اللہ کیلئے خرچ کرنے کا شوق وجذبہ پیدا ہوجائے تو ہر خیر اور نیکی کی راہیں کھل جائیں۔بات کو سمجھنے کیلئے درج ذیل دلائل پر غور فرمائیں:

انفاق کا زوردار تقاضا: خالق کائنات نے زوردار انداز سے خرچ کرنے کی ترغیب دی:

﴿ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض ....o مَنْ ذَا الَّذِىْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ o﴾ (الحدید:11-12)

''اور کیا ہوگیا ہے تمھیں کہ تم خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں (حالانکہ) اللہ ہی کی میراث ہے آسمانوں اور زمین کی ....،کون ہے جو اللہ کو قرض دے 'قرض حسنہ' تاکہ وہ بڑھا کر واپس دے اسے اور اسکے لئے اجر ہے بہترین۔''

اس آیت سے آگاہی کے بعد انفاق کے ضمن میں کیا شک رہ جاتا ہے......؟ خوش نصیب ہیں وہ جن تک اللہ کا یہ پیغام پہنچ گیا، انشاءاللہ اب شیطان انہیں انفاق سے نہیں روک سکے گا۔

زکوٰۃ کے علاوہ بھی انفاق: زکوٰۃ تو فرض ہے ہی اسکے علاوہ بھی مال خرچ کرنے کا تقاضا کیا گیا ہے، جیسا کہ

پروردگار نے فرمایا:

﴿الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ﴾ (آل عمران:3:آیت:134)

''جولوگ آسانی وسہولت اور تنگی کی حالت میں بھی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں''

ظاہری بات ہے تنگی کی حالت میں زکوٰۃ تو فرض نہیں، یعنی انفاق کا یہ تقاضا زکوٰۃ کے علاوہ ہے۔ اس ضمن میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (اللہ) کا حق ہے۔'' پھر بطور دلیل آپ ﷺ نے سورۃ البقرہ کی آیت ۔۱۷۷ پڑھی۔ (ترمذی، رقم:659-660،ابن ماجہ)

کمال قدردانی: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ صرف حلال کمائی کے صدقہ کو قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر صدقہ کرنے والے کے فائدے کیلئے اس میں اضافہ کرتا ہے۔۔ الخ'' (بخاری ومسلم)

بڑے لوگوں کیلئے خوبصورت پیکنگ میں اچھے سے اچھے تحائف بھی پیش کئے جائیں تو وہ شکریہ تک ادا نہیں کرتے۔۔۔ قربان جائیں اللہ کی قدردانی پر کہ کھجور برابر ہلکا سا صدقہ بھی دائیں ہاتھ سے قبول فرمائیں۔

بوقت موت حسرت: وہ چند کام جن پر بوقت موت انسان کو حسرت ہوگی کہ کاش کچھ مہلت مزید مل جائے تاکہ میں وہ کام کرلوں۔ ان کاموں میں سے انفاق فی سبیل اللہ بھی ہے۔ جیسا کہ پروردگار نے بوقت موت انسان کی حسرت کی یوں نقشہ کشی فرمائی:

﴿وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ فَیَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِیۡۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ۝﴾

(منافقون:9-10)

''اور خرچ کرلو (ہماری راہ میں) اس میں سے جو کچھ ہم نے تمھیں دے رکھا ہے، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے تو کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار! تو مجھے تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دے دیتا کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاؤں۔''

یہ بے اثبات زندگی کسی وقت بھی ساتھ چھوڑ سکتی ہے، یہ جاری سانس کسی وقت بھی رک سکتے ہیں اسلیئے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے جائیں۔

عظیم صلہ: جو کوئی بھی محض اللہ کی رضا کیلیئے مال خرچ کرے گا وہ عظیم صلہ پائے گا یعنی: پاکیزگی بھی نصیب ہوگی، جہنم سے آزادی بھی اور اللہ کی رضا بھی:

﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝﴾ (الیل:17-21)

''اور بچالیا جائے گا جہنم سے اسے جو بڑا پرہیزگار ہے، جو اپنا مال پاکیزگی حاصل کرنے کیلیئے دیتا ہے اور کسی کا اس پر احسان نہیں ہے کہ جس کا بدلہ دیا جائے، صرف اپنے رب اعلیٰ کی رضا مندی کیلیئے خرچ کرتا ہے، اور یقیناً عنقریب وہ خوش ہو جائے گا۔''

انفاق کی نشونما: انفاق اجر کے لحاظ سے اللہ کے ہاں خوب نشونما پاتا ہے:

﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۚ وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (بقرہ:2: آیت:261)

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اسکی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے اور بڑھا چڑھا دے، اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور علم والا ہے۔''

خوف وحزن سے نجات: راہ خدا میں مال خرچ کرنے والے خوش نصیب خوف وحزن سے نجات پا جاتے ہیں:

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۝ ﴾ (بقرہ:2: آیت:274)

''جو لوگ اپنے مالوں کو رات دن پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پس اسکا صلہ ہے اور انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

بخل کرنے والے: جو اللہ کے دیئے ہوئے مال کو اسکی راہ میں خرچ نہیں کرنا چاہتے ذرا نتیجہ ملاحظہ کرلیں:

﴿وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۠ o﴾ (آل عمران:180)

''جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے اور وہ (اللہ کی راہ میں) اس کے (خرچ کرنے) میں بخل کرتے ہیں، وہ اس بخل کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے حق میں بدتر ہے، وہ جس (مال) کا بخل کرتے ہیں یقیناً وہ قیامت کے دن ان کے گلے میں (عذاب کا) طوق بنا کر پہنا دیا جائے گا۔ اور (یاد رکھو!) آسمان وزمین کا وارث (آخر کار) اللہ ہی ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔''

<u>خرچ کی ترتیب:</u> انفاق میں اولین حق اقربا کا پھر دیگر لوگوں کا ہے، قریبی رشتہ داروں کو نظر انداز کر کے دوسروں کو نوازنا قابل قبول نہیں:

''(اے پیغمبر!) ان سے کہہ دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو (تو) اپنے والدین پر، رشتہ داروں پر، یتیموں اور مسکینوں پر اور مسافروں پر (خرچ کرو) اور جو بھی کرتے ہو تم کوئی بھلائی تو بلاشبہ اللہ اس سے خوب واقف ہے۔'' (البقرہ: 215)

<u>اللہ دیکھ رہا:</u> ایمان اور یقین کی کمزوری کے باعث انسان یہ خیال کرتا ہے کہ پتہ نہیں میری قربانی اللہ تعالیٰ کے علم میں بھی آتی ہے یا نہیں۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہے لیکن جو کام کیا ہی اللہ کیلئے جائے اسے تو وہ خصوصیت سے دیکھتا ہے:

﴿وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ o﴾ (آل عمران:92)

''اور (یقین رکھو) جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو تو وہ اللہ کے علم میں ہے۔''

جب یہ یقین نصیب ہو جائے کہ وہ آپکے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے تو انشاء اللہ قربانی کا بھرپور جذبہ پیدا ہو جائے گا۔

<u>انفاق کا ضیاع:</u> اخلاص کے ساتھ اللہ کی رضامندی کیلئے دیئے گئے مال کے تو کیا کہنے، لیکن کسی پر احسان جتلانے کیلئے یا بدلہ چاہنے کیلئے مال خرچ کیا تو کچھ بھی ہاتھ نہ آیا، پروردگار نے واضح کر دیا:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى o﴾ (البقرہ:264)

''اے ایمان والو مت ضائع کروا پنے صدقات احسان جتلا کر اور ایذا پہنچا کر۔''

بلکہ انفاق کرتے ہوئے انسان کا ذہن یوں ہونا چاہئے:

''کہ بس کھلا رہے ہیں ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا کی خاطر، ہم تم سے نہ کوئی صلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ، ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے عذاب کا خوف ہے جو بڑی مصیبت کا طویل دن ہوگا۔'' (الدھر:9-10)

انفاق میں اعتدال: اسلام دین فطرت ہے، انفاق کے حوالے سے بھی اعتدال کا درس دیا ہے کہ انسان خود محتاج نہ ہو جائے:

﴿وَ لَا تَجعَلُ یَدَکَ مَغلُوۡلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ وَ لَا تَبسُطهَا کُلَّ البَسطِ فَتَقعُدَ مَلُوۡمًا مَّحسُوۡرًا o﴾ (بنی اسرائیل:29)

''اور نہ باندھ کر رکھو اپنا ہاتھ اپنی گردن کے ساتھ (کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں) اور نہ چھوڑ دو اسے بالکل کھلا (کہ سب کچھ دے دو) پھر بیٹھ رہو تم ملامت زدہ اور حسرت میں مبتلا ہو کر۔''

یعنی اپنی ضروریات کو ملحوظ رکھ کر خرچ کیا جائے۔ایک حدیث کا مفہوم ہے، بہترین صدقہ وہ ہے جو آدمی کو مال دار ہی چھوڑے یعنی کنگال نہ کردے۔

سوال کی ممانعت: انفاق پر اتنا زور دینے کے باوجود اسلام نے بھیک مانگنے کو سخت ناپسند کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی رسی لے اور لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے اور اسے بیچے اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اسکی عزت کو محفوظ رکھے، تو یہ اسکے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے پھر وہ اسے دیں یا نہ دیں۔'' (بخاری، کتاب الزکوٰۃ:1471)

مال میں تنگی والے

انفاق کا تقاضا تو مخیّر حضرات سے ہی ہے، لیکن اللہ کی محبت میں ہر کسی کو اپنی حیثیت کے مطابق شوق وجذبہ سے کچھ نہ کچھ ضرور خرچ کرنا چاہئے۔اللہ کے ہاں مقدار کے بجائے جذبہ اور نیت دیکھی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے مشکل و آسانی ہر حالت میں انفاق کا تقاضا کیا ہے، فرمایا:

﴿اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ﴾ (آل عمران:3: آیت:134)

''جولوگ آسانی وسہولت اورتنگی کی حالت میں بھی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں''
اس ضمن میں درج ذیل حدیث مبارکہ بڑی زبردست رہنمائی کرتی ہے:
آپ ﷺ سے پوچھا گیا کس صدقے کا اجروثواب سب سے زیادہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''تو صدقہ کرے اس حالت میں کہ تو صحیح وسلامت ہو، مال کی کمی کے باعث اسے بچا کر رکھنے کی ضرورت محسوس کرتا ہو اور اسے کسی کام میں لگا کر زیادہ کما لینے کی امید رکھتا ہو۔ اس وقت کا انتظار نہ کر کہ جان نکلنے لگے تو تو کہے کہ یہ فلاں کو دیا جائے اور یہ فلاں کو۔ اس وقت یہ مال فلاں کو (تو) جانا ہی ہے۔'' (بخاری، کتاب الزکوٰۃ:1419)

پس سہولت وآسانی میں تو فراغدلی سے انفاق کرنا ہے اور تنگی کی حالت میں بھی کچھ نہ کچھ نکالتے رہنا ہے۔ یعنی تنگی کی حالت میں دس بیس، پچاس سو....... تو نکالنے ہی نکالنے ہیں۔

<u>جن کے پاس کچھ نہ ہو؟</u> بہرکیف جن کے پاس کچھ بھی نہ ہو انکا: کسب حلال، بھلائی کی دعوت دینا، دوسروں کو ایذا دینے سے باز رہنا اور تسبیح، تحلیل اور تکبیر کرنا انفاق کا نعم البدل بن جائے گا:
سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ:

''کچھ نادار لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا امیر و رئیس لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت حاصل کر چکے حالانکہ جسطرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں لیکن مال و دولت کی وجہ سے انہیں ہم پر فوقیت حاصل ہے کہ وہ حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقے دیتے ہیں (جبکہ محتاجی کی وجہ سے ہم یہ نہیں کر پاتے)۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ لو میں تمھیں ایک ایسا عمل بتلاتا ہوں کہ اگر تم اسکی پابندی کرو گے تو جو لوگ تم سے آگے بڑھ چکے ہیں انہیں تم پا لو گے اور تمھارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور تم سب سے اچھے ہو جاؤ گے سوائے ان لوگوں کے جو اس عمل کو شروع کر دیں (پھر فرمایا): ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس (۳۳) مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ)، تحمید (الحمدللہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) کہا کرو۔'' (بخاری: رقم:843)

سبحان اللہ! دین اسلام کتنا فطری دین ہے جس میں ہر ایک کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

انفاق کی دو مدیں

انفاق فی سبیل اللہ کی دو بڑی مدیں ہیں: (۱)۔دین کی اشاعت کیلئے،(۲)۔انسانی ہمدردی کیلئے لہٰذا جو مال بھی اللہ کیلئے نکالا جائے اسے دونوں مدوں میں خرچ کرنا چاہیئے:

پہلی مد(اشاعتِ دین): اپنے محلے یا علاقے کی مسجد کیلئے،قرآن کی خدمت بالخصوص قرآن فہمی کیلئے،سنت کے احیاء کیلئے،دعوت دین کیلئے۔اس ضمن میں اخلاص کے ساتھ فرقہ واریت سے بالاتر ہوکر دین کی اشاعت کرنے والوں کو تلاش کریں۔

دوسری مد(انسانی ہمدردی): سب سے پہلے قریبی رشتے دار، پھر پڑوسی،اہل محلّہ،دوست احباب، پھر دیگر لوگ۔اس ضمن میں مستحقین کی بنیادی ضروریات کے ساتھ ساتھ، کھانے کھلانے کا اہتمام خصوصیت سے کیا جائے کہ لوگوں کو کھانا کھلانا اللہ کو بہت محبوب ہے۔

مال خرچ کرنے کا نسخہ: اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا نسخہ یہ ہے:

''حسب توفیق اپنی آمدن یا تنخواہ کا ماہوار کچھ حصہ اللہ کیلئے مختص کردیں،تنخواہ ملتے ہی سب سے پہلے اسے الگ کردیں۔تنخواہ کے علاوہ جب کبھی کوئی زائد رقم ہاتھ لگے تو خوشی کے ساتھ حسب توفیق کچھ حصہ فوراً نکال دیا جائے۔''

مال کہاں سے آئے گا؟

معیار زندگی بلند کرنے کیلئے ڈھیروں مال خرچ کرنے کے بجائے حقیقی ضروریات کو ملحوظ رکھا جائے۔زندگی میانہ روی پر لائی جائے،کم از کم یہ کہ ہر شخص اپنے سٹیٹس کے حساب سے میانہ روی اختیار کرے، بے جا ضروریات اور خواہشات کو محدود کیا جائے.......یوں انشاءاللہ پیسہ ضرور بچے گا جو اللہ کی راہ میں خرچ کیا جاسکے۔یہاں کیا جانے والا یہ صبر انشاءاللہ اخروی نجات اور ہمیشہ کے عیش اور راحتوں کا سبب ضرور بنے گا۔

آخری بات

انفاق کی بابت شیطان انسان کو ڈراتا ہے کہ مت خرچ کرو تم کنگال ہو جاؤ گے۔جب کہ نبی کریم ﷺ نے قسم اٹھا کر اس بات کی تردید کی،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین چیزیں جن پر قسم اٹھاتا ہوں:(۱)صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا،(۲) جس بندے کی حق تلفی کی جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اس کے بدلے میں اللہ اسکی عزت میں

اضافہ فرماتا ہے، (۳) اور بندہ جب کسی سے سوال کرتا ہے تو اللہ اسے فقر میں مبتلا کر دیتا ہے .....الخ'' (ترمذی کتاب الزھد، رقم: 2325، ابن ماجہ)

اللہ کو ہمارے انفاق کی حاجت نہیں وہ تو غنی وحمید ہے، یہ تو ہماری ضرورت ہے اللہ کو پانے کیلئے اسی کے دیئے ہوئے سے اسکی رضا کیلئے خرچ کرلیا جائے۔ ہمیں چاہئے کہ اللہ کی محبت، اسکی رضا، اسکے قرب اور ہمیشہ کی راحتوں کی خاطر یہاں صبر اختیار کرتے ہوئے شوق وشدت سے جو جو نعمتیں اللہ نے ہمیں دی ہیں ان میں سے بھرپور اللہ کیلئے قربانی کی جائے۔ جیسے جیسے ہماری قربانیوں میں اضافہ ہوتا جائے گا، اسی قدر پروردگار عالم سے محبت بڑھتی جائے گی اور اس کا قرب محسوس ہوتا جائے گا۔ جن پر حقیقت کما حقہ کھلی انکی قربانی کی صورت حال کچھ یوں تھی:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

مفہوم: ''اگر یہ احد (پہاڑ) میرے لئے سونے کا بن جائے تو میں پسند نہیں کرتا کہ تیسری رات آنے تک اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس نہ رہ جائے، سوائے اس دینار کے جسے میں قرض ادا کرنے کیلئے رکھ چھوڑوں۔'' (بخاری کتاب الرقاق)

اور اسی طرح کی صورت حال آپ ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیم اجمعین کی تھی، جسے جو چیز سب سے زیادہ پسند ہوتی تھی اسے شوق سے اللہ کی راہ میں دے دیتے تھے۔

یاد رکھیں! آپ انفاق کریں یا نہ کریں وقت گزر جائے گا، زندگی پوری ہو ہی جائے گی، دنیا میں خواہشات کو قابو کرتے ہوئے زندگی میانہ روی پر لا کر انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے کسی اور مقام پر ہوں گے۔ اگر آپ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بچنا، رب کی رضا اور ہمیشہ کی راحت چاہتے ہیں تو پھر اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کریں۔

پروردگار ہمیں موت سے پہلے پہلے شوق کے ساتھ بھرپور طریقے سے انفاق کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)